بعون صناع بکین ومکان وبفضل خلاق زمین وزمان

للہ الحمد والمنہ کہ درین ہنگام فرخی فرجام بفضل ملک علام

رسالہ

صفاح العقیان

فی

تبیان تحریف القرآن

تصنیف شریف عالم عامل فاضل کامل جناب مولوی

سید سبط حسین صاحب بمقام لکھنؤ

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی رضوی طبع شد

قیمت فی جلد ۲۰ سر

والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

للہ الحمد این رسالہ شریفہ و عجالہ منیفہ و علالہ رائقہ
و وجیزہ فائقہ در تایید مذہب شیعہ و دفع توہمات شنیعہ الموسوم

صفاح العقیان

فی

تبیان تحریف القران

از تصنیف شریف عالم با عمل فاضل بے بدل صاحب ذہن نقاد و طبع وقاد
جامی دین ناصر شرع متین مولوی سید سبط حسین سلمہ ربہ المشتہر بقمر

در مطبع اثنا عشری باہتمام کمترین سید عابد علی طبع شد

قیمت ۔ فی جلد ۲/۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد کما ینبغی لجلال وجہہ الکریم والصلوٰۃ علی محمد والہ المخصوصین بالتبجیل والتکریم اما بعد پس در یتولا بعض عوام اہلسنت کیطرفسی چند سوالات اس بلد مین مشاہیر علما و فضلا رشیعہ کی خدمت مین گردش کرتے ہوئی اس حقیر کی نظر سے بہی گذری اور جن حضرات کے پاس کہ وہ سوالات گئے انہون نے اپنے اپنے مصالح خاصہ کے اقتضا وسے جواب لکہنی سے اعراض فرمایا لیکن حقیراس امر کو مناسب نہ سمجھا کہ آن سوالات کے جواب سی اعراض محض کیا جاوے اسلئی کہ سائل اگر طالب حق ہے تو ہدایت اسکی بحسب مناسبت وقت وحال وتا امکان واجب ہے اور اگر محض عامیانہ طور پر سائل کو اقامت جدال اور تضییع اوقات اپنی اور مقابل کی منظور ہے تاہم مرتبۂ اول مین کچہہ وعظ ونصیحت اسکو مناسب ہی آیندہ جو حالات سی سائل کے ظاہر ہوگا اسوقت آن حالات کا جو مقتضی عقل رجیح وفہم صحیح کے نزدیک مناسب ہوگا عمل مین آسکتا ہی بنا بران علی الفور بر سبیل بداہۃ وا ستعجال بکمال استعجال یہہ چند سطور لکہی گئے واللہ المستعان وعلیہ التکلان اور نام اس کتاب کا صفاح العقیان فی تبیان تحریف القرآن رکہا گیا اور قبل اسکے کہ تحریر جواب اغاز کیجاوے نقل عبارت سوال بلفظہ مناسب ہی اور وہ یہہ ہی

عثمان نے قرآن مین تحریف کی تو علی یا اور آئمہ نے قرآن درست کر کے شیعون کو کیون نہ دیا یا تو معاذ اللہ حضرت علی یا اور ائمہ شریک گناہ عثمان تھے یا درست کرنیسے عاجز تھے اور شیعہ بغیر درست شدہ قرآن ابتک نماز وغیرہ مین کیون استعمال کرتے ہین کیونکہ جب تحریف ہوئی تو ضرور مطلب خبط ہوا اور عنوان مین فرق ہوا نمعلوم شیعہ بروز قیامت کیا جواب دینیے — **جواب** اس سوال کا مقتضی تقدیم تمہید کا ہی اور وہ یہ ہی کہ شیعہ وسنی مین جو واقعات نزاعی ہین یا وہ متعلق بمعقولات صرفہ ہین جسطرح حقتعالی کا عادل اور حکیم ہونا یا متعلق بحالات ایام گذشتہ ہین جسطرح یہ امر کہ خلیفۂ اول اہلسنت کے اچھے شخص تھے یا بُرے اور خلافت پر انہون نے باستحقاق تسلط حاصل کیا تہا یا خلاف استحقاق اور یہ امور ایسے نہین ہین کہ آنکھ سے دیکھای دین جسطرح افتاب دن کو اور ستارے شب کو دیکھای دیتے ہین بلکہ ذریعہ انکے علم کا قران اور احادیث اور اقوال علمای تاریخ وسیرت ہی ان چیزون سے آگاہ ہونے کے لیے کتب تفسیر حدیث وتاریخ وغیرہ کا وجود درکار ہی اور قوت فہم معانی ومدلولات ثلاث مطابقیہ وتضمنیہ والتزامیہ بھی درکار ہی اور یہ اقتدار بدون تحصیل اون علوم ضروریہ کے جو مبادی قرار پائین ہین بقدر کفایت حاصل نہین ہوسکتا پس شان اُس شخص کی جو اس بارہ مین تحقیق حق ودریافت امر اصلی واقعی کیا چاہے یہ ہی کہ انپر اقتدار اسی حاصل ہو اور جو شخص کہ ایسا اقتدار نہین رکہتا وہ اس بارہ مین نفس حق محقق بقوت ادراک خود دریافت نہین کرسکتا اور سائل کے حالت جو سوالات سے ظاہر ہوتی ہی یہ ہے کہ اسکو کوئی بھی چیز منجملہ اون چیزون کے جنکا اوپر بیان ہوا حاصل نہین اور جو حالت سائل کی ہی اس حالت کے لوگ اکثر تو اپنے آبای مذہب پر باقی رہتے ہین سنی ہون یا شیعہ ہون اور بعض جو اپنے شکوک رفع کیا چاہتے ہین اپنے ہی مذہب کے کسی مشہور شخص سے کچھ

پوچھ کے تشفی اپنی کر لیتے ہین اور بعض لوگ باوصف بے سوادی وعدم استعداد
علمی کے اپنی رای ناقص پر بہروسا کر کے ایک بات اختیار کر لیتے ہین جیسے مہدی علی صاحب
مصنف آیات بینات جنکی قلت استعداد عربیت انکی اس کتاب سی ظاہر ہے اور
انجام انکا یہ ہوا کہ پہلے سنی سے شیعہ ہوئے اور اب مسلمان سی نیچر ہو گئے دونون کو
گمراہ کہتے ہین اور بعض لوگ طالب انصاف وحق ہو کے تعصب مذہبی کو چہوڑ کے
فریقین کے علما سے استفسارات کرتے ہین اور اسکو ذریعہ دریافت حق کا قرار
دیتے ہین اگر سائل قسم اول سے ہی اور اپنے مذہب آبای پر ثابت قدم ہی تو اوسکا
سوال کرنا عبث ہی اور جواب لکہنا بہی عبث ہی اور اگر اسکی ہمت رد مذہب شیعہ کیطرف
متوجہ ہی تو کوی رسالہ یا کتاب لکہے اس مذہب کے لوگون مین سے اگر کوی شخص
اسکا جواب لکہنا ضروری سمجہیگا لکہدیگا ورنہ بہت سی عوام اور بے استعداد فریقین کے
ایسے ہین کہ انہون نے ایک دوسرے کی مذہب کی رد عامیانہ طور پر لکہی اور اوس
مذہب کے لوگ اوس رد کو ضعیف و سست سمجہ کے اسکی طرف متوجہ بہی نہین ہوئے
اور اگر شق اول کا تعین معلوم ہوتا تو اسیقدر جواب پر اکتفا کیجاتی اور اگر سائل
قسم دویم سی ہی تب بہی اسکے جواب سی اعراض ہی مناسب ہی کیونکہ جو امر کہ ظہور
وضوح عقلی مین ضیائی مماثل شمس نصف النہار کا ہوگا اگر بر خلاف مذہب سائل ہوگا اور
اہل علم لاکہہ طرح پر چاہینگے کہ سائل اسکو مان لے سائل کبہی نہ مانیگا اور اگر قسم سیوم سی ہی
تب بہی اجتناب و احتراز ہی مناسب ہی کیونکہ جسکو چشم انصاف اور دیدۂ بصیرت نہین
وہ کیونکر حق کو پسند کریگا ومن لم یجعل الله له نورا فماله من نور ہان اگر سائل قسم چہارم سے
ہی تو ہم طلب حق و صواب پر اسکی اعانت کرنے مین قصور جائز نہین سمجہتے ہین چنانچہ
ایک یہی شق ہی جو اگر فرض کیا جاوے تو سوالات سائل اوسپر بنا کر کے لکہنا اولی معلوم
ہوتا ہی اور یہ جواب بمنزلہ ہدایت بلکہ عین ہدایت الی الحق ہی چنانچہ اسی فرض کی بنا پر

جواب سائل کا اسطرحپر لکھا جاتا ہی کہ جسمین تعصب و پاسداری مذہب شیعہ کو کچھ دخل نہ دیا جاویگا بلکہ صحیح صحیح جو امر مذہب فریقین کی نسبت معلوم ہی وہ اسطرحپر بیان ہوگا کہ اگر کوئی منصف اہلسنت سے بھی لکہتا تو یہی لکہتا واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل اصل حقیقۃ یہ ہی کہ سائل کو نہ مذہب شیعہ کی خبر ہی نہ مذہب سنی کی قرانمین تحریف کا واقع ہونا علمای امامیہ مین بھی مختلف فیہ ہی لیکن جو احادیث فریقین کے مذہب میں ایسے وارد ہوے ہین جنسے وقوع نقصان و تقدیم و تاخیر نسخ موجودہ قران مین ظاہر ہوتی ہی وہ بکثرت ہین سائل کو چاہیے کہ صدارم الالہیات حضرت مجد امجد آیۃ اللہ فی العالمین کہف الشیعہ وظہر الشریعۃ مروج ملۃ جدہ خیر البشر علی راس المأۃ الثانیۃ عشر جناب غفرانمآب اعلی اللہ مقامہ اور باب ہشتم تحفۂ اثنا عشریہ عالم عامل میرزا محمد صاحب کامل دہلوی اور جلد اول استقصاء الافہام آیۃ اللہ فی العالمین جناب مولوی سید حامد حسین صاحب اطال اللہ بقاءہ و زاد فی معارج الفضل ارتقاءہ دیکھے اور جو حدیثین کہ کتب اہلسنت سی ان کتابونمین نقل ہوئین ہین انکو ملاحظہ کرین اگر ایسا کرتے تو انپر ظاہر ہوجاتا کہ اہلسنت کو وقوع تحریف فی القران کا انکار قطعی ممکن نہین ہی لیکن سوالات کے دیکھنے سے ظاہر ہی کہ انکو اسقدر استعداد علمی نہین ہی کہ وہ ان کتب کے مطالب کو سمجھ سکین اور جو کچھ کہ ان کتابونمین مذکور ہی اوسی کا پھر لکھنا اس نظر سے تضییع وقت ہی کہ یہ کتابین مطبوع و شایع ہوچکی ہین پس جو کچھ کہ انمین لکھا ہی وہ کیون مکرر لکھا جاوے اور انکے حوالہ پر کیون اکتفا نہ کیجاوے اور سائل کو اگر دریافت حق مطلوب ہی تو اول انہ استعداد علمی بہم پہونچانا واجب ہی بعد اسکے ان کتب کو دیکھنا مناسب ہی اور جواب مین انکے اسیقدر کلام پر اکتفا مناسب تھی کیونکہ انکی ہدایت کے لیے اگر یہ مسئلہ نزاعیہ فریقین تفصیل ضروری مع اقوال و مباحثات جانبین لکھی جاوین تو ظاہر ہے کہ مجلدات کبیرہ کے لکھنے کی نوبت پہونچی اور یہ امر مانع و ممنوع دیگر اشتغال و اعمال ضروریہ ہی اور جبکہ

کتب فریقین کے مذکور ہین تو ایک طرح پر بیفائدہ وعبث بہی متصور ہی لکن
سائل کی حالت ایسی ہے کہ نہ اُن کتب کو وہ دیکھہ سکتی ہین نہ اونسی یہ امید ہی
کہ دیکھینگے اور چونکہ ابہی تک یہ احتمال ہی کہ وہ طالب حق وصواب ہون نہ متعصب
اور خودپسند لہذا اس مسئلہ تحریف مین ایک کلام مختصر ادا کیا جاتا ہی کہ جس سے اگر
وہ نفس الامر مین طالب حق ہین تو اس کلام سے منتفع ہونگے ورنہ اور کوئی شخص جو
طالب حق وصواب ہو اور اُسکی نظر ان اوراق پر پڑی تو وہ منتفع ہوگا اور ہدایت
پانا کسی شخص کا موجب حصول ثواب عظیم اُس شخص کے لیے ہی جو ہدایت پر معین ہو
اور ان اوراق مین نہ صرف وہی مطالب بیان کئی جاوینگے جو کتب سابقہ مین مذکور
ہین بلکہ حسب مناسبت مقتضاے حال اور بہت سی مطالب جلیلہ اور نفائس نبیلہ ایسی مذکور ہونگے
جو کہ کتب سابقۃ التصنیف مین مذکور نہین ہین پس مخفی نرہی کہ جناب شیخ صدوق محمد
بن بابویہ قمی اعلی اللہ مقامہ جو اکابر محدثین شیعہ سی ہین اپنے رسالہ اعتقادیہ مین فرماتے
ہین اعتقادنا ان القران الذی انزلہ اللہ علی نبیہ ھو ما بین الدفتین وما فی
ایدی الناس لیس اکثر من ذلک قال ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من
ذلک فھو کاذب ترجمہ ظاہری اس کلام کا یہ ہی کہ اعتقاد ہمارا اور بظاہر مراد اس
کلام سے یہ ہی کہ اعتقاد ہم کل امامیہ اثنا عشریہ کا یہ ہی کہ وہ قرآن کہ جسکو جناب باری
نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہی وہ اسیقدر ہے جو درمیان دفتین کے ہے اور جو لوگونکے
پاس ہے اس سے زائد نہین ہی اور جو شخص کہ ہماری طرف اس امر کو نسبت دیتا ہی
کہ ہم اس بات کے قائل ہین کہ قرآن اس سے کچھہ زائد ہی وہ دروغ گو ہی اس عبارت
سی جناب شیخ صدوق کے اگرچہ یہہ سمجھا کہ وہ تحریف قران کا مطلقاً بجمیع المعانی انکار
رکھتے تھے اگرچہ محل نظر ہے جیسا کہ عنقریب بتفصیل انشاء اللہ تعالی بیان ہوگا
لکن جناب شاہ عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ مین یہی سمجھی ہین کہ جناب شیخ صدوق

اعلی اللہ مقامہ نے تحریف من جمیع المعانی کا انکار کیا ہی چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتی
ہین کہ شیخ صدوق ابن بابویہ در کتاب اعتقادات خود ازین عقیدہ کاذبہ دست بردار
شدہ و فارغ خطی دادہ است اگرچہ علی الظاہر جناب شاہ عبد العزیز صاحب نی رسالہ
اعتقادات جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ اسی طرح نہین دیکھا جسطرح اور کتب
شیعہ انہون نے نہین ملاحظہ کیے صرف صواعق محرقہ مین جو پایا وہ نقل کردیا جیسا کہ ان
کتب سی جو انکے رد مین تصنیف ہوی ہین قطعا ثابت ہی اور اگر یہہ فرض کیا جاوے
تو یہہ بھی فرض نہین ہوسکتا کہ جناب ممدوح عبارت عربیہ سمجھنی پر قدرت نہین رکھتی تھے
اور جب یہہ بھی فرض نہین ہوسکتا تو یہہ لازم آتا ہی کہ دیدہ و دانستہ انہون نے
تحریف معنوی کلام شیخ صدوق علیہ الرحمہ مین کی اور وہ کلام ادا کیا جو بوی صدق و راستی
نہین رکھتا بلکہ محض خلاف واقع ہی اسواسطی کہ دعوی سی دست بردار ہونا اور فارغ خطی
دینا بدون اس بات کے نہین ہوتا کہ پہلی کسی شخص کو ایک چیز کا دعوی ہو اور بعد
دعوی کے وہ شخص دست برداری کرے جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے جس امر سے
انکار کیا ہی اسکی نسبت انکا خود یا انکی کسی اہل مذہب کا مدعی ہونا انکے کلام سے
کسیطرح ظاہر نہین بلکہ برعکس انکے کلام کا محصل یہہ ہی کہ کبھی انکو اور انکے اہل مذہب کو
اس امر کا دعوے ہی نہین ہوا جسکو جناب شاہ صاحب انکی طرف نسبت دیتی ہین
پس منصف کو حال دیانت جناب شاہ صاحب کا انکے اسی کلام سے شاہ صاحب ممدوح
کی ظاہر ہوسکتا ہی اور شیخ علی الاطلاق اور رئیس الطائفہ بالاستحقاق جناب شیخ الطائفہ
شیخ ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی کتاب تبیان فی علوم الفرقان مین فرماتے ہین اما
الکلام فی زیادتہ و نقصانہ فمما لا یلیق بہ لان الزیادۃ فیہ مجمع علی بطلانہ
والنقصان منہ فالظاہر ایضا من مذہب المسلمین خلافہ وہو
الالیق بالصحیح من مذہبنا وہو الذی نصرہ المرتضی وہو الظاہر فی

الروایات غیر انہ رویت روایات کثیرۃ من جہۃ الخاصۃ والعامۃ بنقصان کثیر من ای القران ونقل شئ منہ من موضع الی موضع طریقہا الاحاد التی لا توجب علما فالاولی الاعراض عنہا وترک التشاغل بہا لانہ یمکن تاویلہا ولو صحت لما کان ذلک طعنا علی ما ہو موجود بین الدفتین فان ذلک معلوم صحتہ لا یعترضہ احد من الامۃ ولا یدفعہ وروایتنا متناصرۃ بالحث علی قرائتہ والتمسک بما فیہ ورد ما یرد من اختلاف الاخبار فی الفروع الیہ وعرضہا علیہ فما وافقہ عمل علیہ وما خالفہ تجنب ولم یلتفت الیہ یعنی گفتگو کمی وبیشی قرآن مین پس یہہ اس چیز سے ہے کہ نہین سزاوار ہے کلام اسمین اسواسطے کہ یہہ بات کہ قرآن مین کچھ بڑہگیا ہو ایسا امر ہے کہ جسکا باطل ہونا اجماعی ہے اور یہہ بات کہ قرآن مین سے کچھ گھٹ گیا ہو پس ظاہر ہے کہ مذہب کل مسلمین خلاف اسکی ہو اور یہی مناسب ہو اور جسپان تر ہو ساتھ اوس امر کے کہ صحیح ہے مذہب ہم امامیہ اثنا عشریہ سی اور یہی ظاہر ہے روایات مین مگر یہہ امر بھی ہے کہ بہت سی روایتین جہت سی خاصہ یعنی فرقہ اثنا عشریہ اور عامہ یعنی دیگر فرق اسلام سی ایسی آئین ہین کہ جنسی واقع ہونا گھٹ جانیکا اور نکل جانا بہت سی آیات قرانی کا اس قرآن موجود سی ظاہر ہوتا ہو اور یہہ بہی ظاہر ہوتا ہو کہ بعضی چیزیں اس قرآن مین کہین تھے اور وہ کہین سے کہین ہوگئے مگر جن سندون سی وہ طریقون سی یہہ روایات آئی ہین وہ اخبار احاد ہین کہ جو موجب علم ویقین نہین ہو سکتی پس بہتر یہہ ہو کہ اون اخبار سی اعراض کیا جاوی اور انمین تشاغل ترک کیا جاوی اسلئے کہ اون اخبار کی تاویل ممکن ہو اور اگر وہ اخبار صحیح بہی ہون تو جو قرآن بین الدفتین موجود ہے اسپر ان اخبار کی وجہ سی کوی طعن نہین ہو سکتی اسلیے کہ اس قران موجود کی صحت یقینا معلوم ہو کوی شخص امت مین سے نہ اسپر معترض ہو اور نہ اسکا انکار یا اسکو رد کرتا ہو اور ہماری مذہب کے روایتین ایک دوسرے کی تائید کرتی ہین اس بات پر

کہ ہم کو ترغیب دلای گئی ہی اور تاکید کیگئی ہی اس قرآن کے پڑھنے کی اور تجھ
کہ اس قرآن مین مذکور ہی اُسکے ساتھ متمسک ہونیکی اور فروع دین کے متعلق
جو احادیث آئین ہین اور انمین باہم دیگر اختلاف ہی آنکی بابت روایات مین ہمکو
یہ حکم ہی کہ رجوع کرین طرف اسی قران کے اور مطابق کرین اون حدیثون کو اسی
قرآن موجود پر جو حدیث کہ اس قرآن کے موافق ہو اوسپر عمل کیا جاوی اور
جو حدیث کہ اس قران کے مخالف ہو اُس سے اجتناب کیا جاوی اور اُسکی طرف
التفات نکیا جاوے انتہی محصل ترجمتہ اور جناب امین الاسلام فضیل بن حسن طبرسی
رحمہ اللہ کتاب مجمع البیان فی علوم القرآن مین تحریر فرماتے ہین کہ اما الزیادة فیہ
فمجمع علی بطلانہ و اما النقصان فیہ فقد روی جماعة من اصحابنا و قوم من
حشویة العامة ان فی القران تغیرا و نقصانا و الصحیح من مذہب اصحابنا
خلافہ و ہو الذی نصرہ المرتضی قدس اللہ روحہ و استوفی الکلام فیہ غایة
الاستیفاء فی جواب المسائل الطرابلسیات یعنی یہہ بات کہ قران موجود مین
کچھ بڑھا دیا گیا ہی یہہ تو ایسا امر ہے کہ اسکے باطل ہونے پر اجماع ہی مگر دوسرا
امر یہہ کہ اُسمین سے کچھ گھٹ گیا ہی پس بتحقیق کہ روایت کیا ہی ایک جماعت نے
ہم امامیہ اثنا عشریہ سے اور ایک گروہ نے حشویہ عامہ سی کہ قرآن مین تغیر و نقصان
ہی اور صحیح مذہب ہمارے اصحاب کا خلاف اسکی ہی اور یہی صحیح مذہب وہ مذہب ہی کہ جسکی
اعانت کی ہی سید مرتضے نے اور حد کا بسط دیا ہی کلام کو اس باری مین جواب مین
مسائل طرابلسیات کے بعد چند سطور کے پھر جناب شیخ فضل بن حسن طبرسی علیہ
الرحمہ لکھتے ہین کہ ذکر ان من خالف فی ذلک من الامامیة و الحشویة لا یعتد
بخلافہم فان الخلاف فی ذلک مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا
اخبارا ضعیفة ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی صحتہ یعنی جناب

سید مرتضی علم الہدی نے یہہ بہی ذکر کیا ہی جواب مسائل طرابلسیات مین کہ مسئلہ نقصان قران مین جو شخص فرقہ امامیہ سی یا فرقہ حشویہ مین سے ہمارے قول کے مخالف ہی اُسکا خلاف لائق شمار نہین ہی اسواسطی کہ اختلاف اس مسئلہ مین منسوب ہی طرف ایک فرقہ کے اصحاب حدیث مین سے کہ جنہون نے چند اخبار ضعیفہ نقل کئے ہین اور ظن اُنکو یہ ہوا ہی کہ یہہ اخبار صحیح ہین لیکن ایسے اخبار سے بازگشت نہین کیجاتی ہی ایسی چیز سے کہ جو معلوم ہی اور صحت اوسکی قطعی اور یقینی ہے یہہ چند اقوال اُن ارکان مذہب امامیہ کے ہین جنکا نظیر و مثل اس مذہب کے علما مین کمتر پیدا ہوا ہی اور ہر شخص ان چارون عالمون مین سی بالخصوص جناب سید مرتضی علم الہدی اور شیخ الطائفہ شیخ ابوجعفر طوسی اور جناب شیخ صدوق اعاظم پیشوایان مذہب امامیہ اثناعشریہ کے بلکہ سرآمد عظمای علمای اسلامیہ سے ہین اور کتاب قوانین محکمہ مین جناب میرزا ابو القاسم قمی رحمہ اللہ کے مذکور ہی کہ عن السید والصدوق والمحقق الطبرسی وجمہور المجتہدین عدمہ یعنی جناب سید مرتضی علیہ الرحمہ اور شیخ صدوق اور محقق طبرسی اور جمہور مجتہدین سے منقول ہی کہ وہ قائل عدم وقوع تحریف فی القرآن کے ہین اور مخفی نرہے کہ لفظ جمہور اس مقام پر مستعمل ہوتی ہی کہ جہان قائل ایک قول کے اکثر ہون اور مخالف اُسمین یا تو بالکل نہون اور اگر ہون تو کمتر ہون پس کلام جناب میرزا ابو القاسم قمی رحمہ اللہ سے ظاہر ہوا کل مجتہدین وعلمای امامیہ قائل عدم وقوع تحریف فی القرآن کے ہین مخالف انکی یا تو بالکلیہ نہین ہین یا ہین تو کم ہین اگرچہ تفسیر صافی مین ملا محسن نے کہ جو سرآمد متاخرین اخباریین ہین قول بوقوع تحریف کی تصحیح نہین کی لکن آنکے میلان طرف اس قول کے ظاہر ہوتا ہی اور مقتضی اخباریت کا ہی اُنکے نقل کیا ہی کہ

انہون نے اسمین لکھا ہی انہ بعینہ ماھو بین الدفتین فی ایدی الناس
الیوم ولیس اکثر من ذلک وما فی بعض الاخبار عن اہل البیت علیہم السلام
ما یدل علی خلافہ فهو ماؤل کما ذکرناہ فی کتابنا المسمی بعلم الیقین یعنی قرآن
وہی ہی جو بین الدفتین آج لوگون کے ہاتھ مین ہے اس سے زائد نہین ہے اور
وہ بات جو بعض حدیثون مین اہلبیت علیہم السلام سی منقول ہے اور دلالت کرتی
ہی خلاف پر اس امر کے وہ بات تاویل کردہ شدہ ہی جیسا کہ ہمنی اپنی کتاب کہ جو مسمی
بعلم الیقین ہی ذکر کیا ہی اور اس عبارت سی ظاہر ہے کہ ملا محسن کاشی بھی عدم تحریف
قرآن کے قائل ہین لیکن اصل امر یہ ہی جیسا کہ شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے
بیان کیا ہی اور وہ ادلہ کہ جو اوپر بیان کے جناب شیخ سے نہایت درست و حسیت
ہین اور بہت سی اخبار اور احادیث فرق امامیہ اور فرق اہلسنت وجماعت
اور عامہ مسلمین مین اسطرح کے منقول ہے کہ جنسی واقع ہونا تحریف کا قرآن مین
ظاہر ہوتا ہی اور اُن اخبار کی دو قسمین ہین بعض اخبار سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ قرآن
موجود مین اُس قسم کی تحریف ہوئی ہی جس سے اکثر امور قرآن موجود مین سے مفقود
کر دیے گیے جو صراحۃ دلالت فضیلت ائمہ اثنا عشر یا اہلبیت نبی پر کرتے تھے
اور بعض اخبار سے اور قسم کی وقوع تحریف ظاہر ہوتی ہے اور تحریف سی اس
مقام مین مراد یہ ہے کہ کچھ عبارت یا کوئی فقرہ نکل گیا یا کوئی لفظ بدل گئی ہی
یہ نہین کہ کچھ بڑہ گیا ہو عوام اہلسنت کو بالخصوص یہی سن کے زیادہ جوش وخروش
پیدا ہوتا ہی کہ جو جز اہلبیت نبی کی فضیلت پر دلالت کرتی تھی اسمین کچھ تغیر ہوا
اسلیے کہ اس تغیر کا وقوع اس امر پر مبنی کیا جاتا ہو کہ یہ امر بارادۂ اخفاء فضیلت
اہلبیت نبی اُن لوگون سے واقع ہوا کہ جو اُسکا اخفاء چاہتے تھے حالانکہ انکار قطعی
انکے بیکا ممکن نہین ہی پس مناسب حال یہ معلوم ہوتا ہے کہ اولاً ویسی ہی روایات

بیان ہون جلسبی وقوع اس قسم کے تغیر کا قرآن مین ظاہر ہوتا ہی پس مخفی نرہے کہ
علی ابن ابراہیم رحمہ اللہ نے جو قدماء محدثین شیعہ سے ہین اپنی تفسیر مین لکھا ہو کہ
قرای علے ابی عبد اللہ ء الذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا و
ذریاتنا قرۃ اعین و اجعلنا للمتقین اماما یعنی حضرت صادق علیہ السلام کی
خدمت مین یہ آیہ پڑھا گیا الذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریاتنا قرۃ
اعین و اجعلنا للمتقین اماما پس جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
ارشاد فرمایا کہ اُن لوگون نے جناب اقدس الٰہی سے بڑے امر عظیم کی خواہش
کی کہ انکے تئین متقین کا امام مقرر فرماوے پس لوگون نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ
پھر یہ آیت کیونکر نازل ہوی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا نزول اس عبارت سے
ہوا ہے و اجعل لنا من المتقین اماما اور مقصود حضرت کا بر تقدیر صحت روایت
یہ معلوم ہوتا ہی کہ متقین کا امام بن جانا ایسا منصب عظیم ہو کہ ہر شخص کو اسکی اہلیت
نہین ہے پس اگر یہ فرض کیا جاوے کہ قرآن موجود مین جسطرح یہ آیت مذکور ہی
اوسیطرح نازل ہوی ہی تو لازم آتا ہی کہ یہ لوگ بہت بڑے امر کی درخواست
حقتعالی سے رکھتے تھے حالانکہ اون لوگونسے ایسا متصور نہین ہی اور اصل آیت
اسطرح نازل ہوی تھی کہ اون لوگون کی دعا یہ تھی و اجعل لنا من المتقین اماما
یعنی خداوندا ہمارے لیے ایک امام قرار دے کہ وہ گروہ متقین سے ہو نہ یہ کہ
کہ ہمین متقین کا امام قرار دی یہ روایت فرقہ شیعہ مین مذکور ہے اور حافظ ابن حجر نے
کہ اکابر علما بلکہ اعاظم ائمہ اہل سنت سی ہین اور اُنکا فضل و کمال و مجد و جلال
مانند آفتاب عیان و غیر محتاج الی البیان ہی فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی
کہ قولہ و اجعلنا للمتقین اماما قراء جعفر بن محمد و اجعل لنا من المتقین ماما
یعنی بار الہا مقرر کر ہمکو امام و اسطی متقین کے جعفر ابن محمد اسکو پڑھتے تھے و اجعل لنا

من المتقین اماماً یعنی تو ہمارے واسطے فرقہ متقین سے امام قرار دے اور
حافظ جلیل ابن ابی حاتم رازی نے اور محدث جلیل الشان حافظ ابن مردویہ نے
اور علامہ بے نظیر حافظ ابن عساکر نے کہ یہ سب جہابذہ ائمہ اہلسنت کے ہین اور
رتبہ انکا قریب رتبہ بخاری اور مسلم کے ہے اور جس شخص کو انکی جلالت یہ علوم ہو
وہ انکی کتب جلیلہ رجالیہ اہلسنت مین جن پر مدار علم تاریخ ارباب حدیث کا ہے ان
لوگون کے مراتب وفضائل ملاحظہ کر لے یہ تینون بزرگوار اپنے کتابون مین
اور انسے نقل کر کے امام جلیل الشان اہلسنت کے جلال الدین سیوطی درمنثور مین
فرماتے ہین کہ اخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر عن ابن مسعود انہ
کان یقراء ھذا الحرف وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب
یعنی روایت کی ہے ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے ابن مسعود سے
کہ آیہ کفی اللہ المومنین القتال کان اللہ قویاً عزیزا کو عبد اللہ ابن مسعود کہ اعیان
واکابر صحابہ رسول سے ہین اسطرح پڑھتے تھے کفی اللہ المومنین القتال
بعلی ابن ابیطالب وکان اللہ قویاً عزیزا یعنی بچایا حقتعالے نے مومنین کو
جنگ کرنے سے بسبب علی بن ابی طالب علیہم السلام کے اس روایت سے
ظاہر ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کے نزدیک اس آیہ مین لفظ علی بن ابیطالب کی
موجود تھی حالانکہ فی الحال نہین ہے میرزا محمد بدخشانی بھی کہ علمای جلیل الشان سے
اہل سنت کے بلاد ہندوستان مین تھے اپنی کتاب مفتاح النجاح مین لکھا ہے واخرج
بن مردویہ عن ابن مسعود انہ کان یقراء ھذا الحرف وکفی اللہ المومنین
القتال بعلی ابن ابیطالب وکان اللہ قویاً عزیزا یعنی روایت کی ہے ابن مردویہ
نے ابن مسعود سے کہ وہ اس آیہ کو اسطرح پڑھتے تھے وکفی اللہ المومنین القتال
بعلی ابن ابیطالب وکان اللہ قویاً عزیزا اور تفسیر کشف البیان عن تفسیر القرآن مین

کہ مشہور بہ تفسیر ثعلبی ہے مفسر جلیل احمد بن محمد بن ثعلبی کہ بڑی نام آور مفسر اہلسنت و جماعت کے ہین اور بڑے معتمد اور ثقہ ہین تحریر فرماتے ہین کہ اخبرنی ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ القاینی نا ابو الحسین محمد بن عثمان بن الحسین النصیبی نا ابوبکر محمد بن الحسین بن صالح السبیعی نا احمد بن محمد بن سعید احمد بن میثم بن ابی نعیم نا ابو جنادہ السلولی عن الاعمش عن ابی وائل قال قراءت فی مصحف عبداللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی آدم و نوحاً و آل ابراھیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین یعنی خبر دی ہے مجھے ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قاینی نے وہ کہتے ہین کہ خبر دی ہے مجھے ابوالحسین محمد بن عثمان بن حسین نصیبی نے وہ کہتے ہین کہ خبر دی ہے مجھے ابوبکر محمد بن حسین بن صالح سبیعی نے وہ کہتے ہین کہ خبر دی ہے مجھے احمد بن محمد بن سعید نے وہ کہتے ہین کہ خبر دی مجھے احمد بن میثم بن ابی نعیم نے وہ کہتے ہین کہ خبر دی مجھے ابو جنادہ سلولی نے اور انہون نے روایت کی اعمش سے اور اعمش نے روایت کی ابی وائل سے ابو وائل کہتے ہین کہ پڑھا مین نے قران مین عبداللہ بن مسعود کی ان اللہ اصطفی آدم و نوحاً و آل ابراھیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین یعنی تحقیق کہ حقتعالی نے برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو تمام عالم پر حالانکہ نسخ موجودہ قران مین لفظ آل محمد کی موجود نہین ہے اور میرزا محمد بن معتمد خان بداخشی نے جنکی مدح و توثیق مفتی رشید الدین خان صاحب نے ایضاح لطافت المقال مین اور دیگر اہل علم و کمال نے اہلسنت کے جابجا فرمائی ہے مفتاح النجاح مین لکھتے ہین واخرج ای ابن مردویہ عن زر عن عبداللہ رض قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلعم یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ حافظ ابن مردویہ نے بروایت

روایت کی ہے اور انہون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود
نے فرمایا کہ عہد رسول اللہ مین آیہ یا ایہا الرسول الخ کو اسطرح پڑہتے تھے کہ
یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك ان علیا مولی المومنین وان
لم تفعل فما بلغت رسالته یعنی ای رسول پہونچا دو لوگون کو وہ بات کہ جو نازل
ہوئی طرف تمہاری پروردگار کیجانب سے یہہ کہ بتحقیق علی مولے ہین اور سردار
کل مومنون کے اور اگر نہ کرو تم ایسا تو تمنے تبلیغ رسالت نہین کیا اور شہاب الدین احمد
نے کہ اکابر علمای اہلسنت سے ہین کتاب توضیح الدلائل مین لکھا ہے کہ
فی روایة ابی بکر بن عیاش عن عاصم عن زر عن عبد اللہ بن مسعود
قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلعم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك
من ربك ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته یعنے
ابوبکر بن عیاش نے روایت کی عاصم سے اور عاصم نے زر سے اور زر نے
عبد اللہ بن مسعود سے کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ہم عہد کرامت مہد جناب
رسالتمآب صلعم مین اس آیہ کو اسطرح پڑہتے تھے یا ایها الرسول بلغ ما
انزل الیك من ربك ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته
اور حافظ جلال الدین سیوطی نے جنکی جلالت و منزلت محتاج بیان نہین ہے
درمنثور مین فرمایا ہے کہ اخرج ابن مردویه عن ابن مسعود قال کنا
نقرأ علی عہد رسول اللہ صلعم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من
ربك ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته یعنی روایت
کی ابن مردویہ نے ابن مسعود سے کہ فرمایا ابن مسعود نے کہ ہم عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اس آیت کو اسطرح پڑہتے تھے یا ایها الرسول
بلغ ما انزل الیك من ربك ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته

اور یہ ظاہر ہے کہ نسخ موجودہ قرآن مین لفظ ان علیا مولی المومنین کی نہین ہے موجود ہے اور مخفی نہ ہے کہ روایات شیعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آیات کہ جنمین مذمت صحابہ کی تھی اور وہ آیات کہ جنمین فضیلت اہلبیت کی تہی اُنہین سے تحریف ہوی اور یہین اہلسنت کی روایات سے بہی ظاہر ہوتا ہے اور عوام اہلسنت کو بہی شک و غیظ و غضب طاری ہوتا ہے جلال الدین سیوطی در منثور مین فرماتے ہین کہ اخرج ابن ابی شیبہ و الطبرانی فی الاوسط و ابو الشیخ و الحاکم و ابن مردویہ عن حذیفہ قال التی تسمون سورۃ التوبۃ ھی سورۃ العذاب و اللہ ما ترکت احدا الا نالت منہ و ما تقرءون منہا مما کنا نقرأ الا ربعہا یعنی ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو الشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ نے کہ ہر ایک اُنہین سے امام عظیم الشان علم حدیث کا ہی حذیفہ سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے مسلمین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جس سورہ کا سورۂ توبہ نام رکھتے ہو یہ سورۂ عذاب ہے اور قسم خدا کے ہی کہ اسنے کسی کو نہین چھوڑا کہ جسکی مذمت نہ کی ہو اور جسقدر کہ تم اس سورہ مین سے پڑھتے ہو وہ نہین ہے مگر ایک چوتھای حصہ اُس مقدار کا کہ جسکو ہم پڑھتے تھے اور ایک جگہ اور فرماتے ہین کہ اخرج ابن الضریس و ابو الشیخ عن حذیفہ قال ما تقرؤن ثلثہا یعنی ابن ضریس اور ابو الشیخ نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ تم لوگ سورۂ توبہ جیسی خدا نے نازل کیا تھا اُسکا ایک تہاوا بہی نہین پڑھتے ہو اور یہی امام اہلسنت کے جلال الدین سیوطی کتاب اتقان فی علوم القرآن مین فرماتے ہین کہ عن مالک ان اولہا لما سقط سقط معہ البسملۃ فقد ثبت انہا کانت تعدل البقرۃ لطولہا یعنی امام مالک سے روایت کی ہے کہ سورۂ توبہ کا ابتدای ٹکڑہ جو گر گیا ہے وہ وہ ٹکڑہ ہی جو کہ بعد بسم اللہ کے تہا پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۂ توبہ یعنی سورہ برات

برابر سورۂ بقر کے تھا اور ایک جگہ فرماتے ہین کہ اخرج ابو عبید و ابن المنذر
و ابو الشیخ و ابن مردویہ عن سعید ابن جبیر قال قلت لابن عباس سورۃ
التوبہ قال التوبۃ بل ہی الفاضحۃ مازالت تنزل فیہم ومنہم حتی ظننا انہ لا یبقی منا احدا
لا ذکر فیہا یعنی ابو عبید نے اور ابن منذر نے اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ
نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ مین نے ابن عباس سے کہا کہ سورہ توبہ
یعنی نام سورۂ توبہ کا لیا تو انہون نے کہا کہ سورہ توبہ کیا بلکہ یہ سورہ فاضحہ
ہے ہمیشہ اصحاب رسول کے باری نازل ہوتا رہا یہانتک کہ ہم اصحاب رسول کو
گمان ہو گیا تھا کہ ہم لوگون مین سے کوئی شخص ایسا نہ بچیگا کہ جسکا ذکر اس سورہ مین نہ
و اخرج ابن المنذر و ابو الشیخ و ابن مردویہ عن ابن عباس ان عمر قیل لہ
سورۃ التوبۃ قال ہی الی العذاب اقرب ما اقلعت عن الناس حتی
ما کانت تدع منہم احدا اور ابن المنذر اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر کے آگے سورۂ توبہ کا ذکر ہوا عمر نے کہا کہ یہ
سورہ تو طرف عذاب کے اقرب ہے واللہ کہ نہین باز رہا یہ سورہ لوگون سے
یہانتک کہ کسی ایک کو بھی نہ چھوڑتا تھا و اخرج ابو الشیخ عن عکرمہ قال قال عمر
ما فرغ من تنزیل براءۃ حتی ظننا انہ لم یبق منا احد الا ستنزل فیہ وکانت
تسمی الفاضحۃ یعنی ابو الشیخ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عمر نے کہا کہ نہین
فراغت ہوئی نازل ہونے سے سورہ برات کے مگر ایسی حالت مین کہ ہم لوگونکو
یہ گمان ہو گیا تھا کہ کوئی ہم مین سے ایسا باقی نہ رہیگا کہ جسکے بارے مین کچھ نہ کچھ کلام الٰہی
نازل نہوا اور یہ سورہ سورہ فاضحہ یعنی فضیحت کرنیوالا کہلاتا تھا اب یہ امر دیکھنا چاہیے
کہ ان روایات سے یہی ظاہر ہوا کہ یہ سورہ مذمت صحابہ سے پر تھا یہانتک
کہ خلیفہ ثانی کو اہلسنت نے اور ابن عباس کو یہ گمان ہوا کہ کوئی صحابی السا

نہ بچیگا کہ جسکا ذکر براۓ کے ساتھ اس سورہ مین ہوا ہو اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ یہ سورہ
سورۂ بقر کے برابر تھا اور فی الحال جسقدر نسخ قران مین پایا جاتا ہی وہ تو ثلث
یا ربع سے بھی کم ہے اور بسم اللہ اس سورہ کے اوّل مین نہین ہے تو اسکا سبب
امام مالک نے یہ بیان کیا ہی کہ یہ سورہ مع بسملہ اوّل سے کم ہو گیا ہے پس ان
دونون امرونکے جمع کرنیسے ثابت ہوتا ہی کہ ایک بڑا جزو اس سورہ کا جو بہت
صحابہ سے پڑھتا اور جسقدر یہ سورہ موجود ہے اوسکا دگنا یا تگنا تھا نسخ موجودہ
قران سے نکل گیا اب چند وہ روایات بیان کیے جاتے ہین جنسے ظاہر ہو کہ نسخ
موجودہ قران مین غلطی اعنی جانب پرورد گار سے کچھہ نازل ہوا اور قران
موجودہ مین کچھہ اور لکھہ گیا چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی کتاب الاتقان نے
علوم القرقان مین فرماتے ہین کہ ابن جریر اور سعید بن منصور نے اپنی کتاب
سنن مین سعید بن جبیر کی طریقہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ قرا ن مین
حتی تستانسوا وتسلموا جو واقع ہوا ہے یہ خطاے کاتب ہی بجاے حتی تستانسو
وتسلمو کے حتی تستاذنوا وتسلموا ہی علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ اس
حدیث کو ابن ابی حاتم نے بھی روایت کیا ہی حاکم کہ ائمہ جلیل الشان سے ہی علم حدیث
کے ہین کتاب مستدرک علی الصحیحین مین فرماتے ہین کہ مجاہد نے جو شاگرد خاص
ابن عباس کے تھے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کاتب قران نے خطا کی
بجاے تستاذنوا کے تستانسوا لکھہ گیا حاکم بعد نقل اس حدیث کے فرماتے ہین
کہ ھذا حدیث صحیح الاسناد علی شرط الشیخین یعنی یہ حدیث صحیح وہ ہی کہ
جسکی اسناد اس طرح صحیح ہی جسطرح بخاری اور مسلم نے صحیحین مین التزام کیا ہی پس اس سے
ظاہر ہے کہ یہ حدیث وہی پایہ صحت کا رکھتی ہے جو پایہ کہ احادیث صحیحین کا ہی علامہ
جلال الدین سیوطی درمنثور مین فرماتے ہین کہ اخرج الفریابی وسعید بن منصور

وعبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن الانباری
فی المصاحف و ابن منده فی غرائب شعبة و الحاکم و صححه و ابن مردویه و البیهقی
فی شعب الایمان و الضیاء فی المختارة من طرق عن ابن عباس رضی الله
عنهما فی قوله تعالی حتی تستانسوا و تسلموا علی اهلها قال اخطاء الکاتب انما هی
تستاذنوا یعنی فریابی اور سعید بن منصور اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور
ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن الانباری نے مصاحف مین اور ابن منده
نے کتاب غرائب شعبه مین اور حاکم نے اس حدیث کو جو آگی بیان هوگی روایت
کیا ہے تو اُسپر یه بهی حکم کیا هی که یه حدیث صحیح ہے اور اسی حدیث کو ابن مردویه
اور بیهقی نے کتاب شعب الایمان مین اور ضیاء مقدسی نے کتاب المختاره مین
بهت سی طریقوں سے ابن عباس سے روایت کی هی که وه کهتی تهے که تستانسوا
غلطی کاتب سی لکها گیا هی یه لفظ تستاذنوا هی دوسری جگه درمنثور مین مذکور
هی که اخرج ابن جریر و ابن الانباری فی المصاحف عن ابن عباس رض
انه قراء افلم یتبین الذین آمنوا فقیل له انها فی المصحف افلم ییاس الذین
امنوا فقال اظن الکاتب کتبها و هو ناعس یعنی ابن جریر طبری اور ابن الانباری
نے کتاب مصاحف مین ابن عباس سے روایت کی هی که انهون نے بجای افلم
ییئس الذین امنوا کے جو نسخ موجوده قرآن مین پایا جاتا هی افلم یتبین
الذین امنوا پڑها لوگون نے ابن عباس سے کها که قران مین تو افلم
ییئاس الذین امنوا هی انهون نے جواب دیا که مین گمان کرتا هون که افلم
ییئاس جو کاتب نے قرانمین لکها هی تو بسبب اپنی اونگهجانے کی لکها هی
نینده کے غلبه سے افلم یتبین کو افلم ییئاس لکهه گیا اور اتقان مین
مرقوم ہے که ابن الانباری نے عکرمه کے طریقه سے بهی روایت ابن عباس

سے کی ہے اور حافظ جلیل اور امام نبیل اہلسنت کے حافظ ابن حجر عسقلانی
فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ روی الطبری وعبد بن حمید باسناد صحیح کلھم
من رجال البخاری عن ابن عباس انہ قال یقراءھا افلم یتبین و
یقول کتبھا الکاتب وھو ناعس یعنی طبری اور عبد بن حمید نے بسند صحیح ابن
عباس سے روایت کی ہے اور اس سند میں جتنے رواۃ ہیں وہ وہ لوگ ہیں کہ جنسے بخاری
روایت کرتے ہیں اس روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس بجای افلم ییئاس
کے افلم یتبین پڑھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اس آیہ کو کاتب نے جو لکھا تھا
تو وہ اسوقت اونگھ گیا تھا بعد چند سطور کے فتح الباری مین مرقوم ہے وقد
جاء عن ابن عباس نحو ذلک فی قولہ تعالی وقضی ربک الا تعبدوا الا
ایاہ اخرجہ سعید بن منصور باسناد جید عنہ یعنی ابن عباس سے اور
بھی اسیطرح کی روایت تحریف قرآن میں آیہ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ
کے بارے مین آئی ہے اس روایت کو سعید بن منصور نے ساتھ اسناد جید کے
روایت کی ہے اور مخفی نرہے کہ جس روایت کیطرف حافظ ابن حجر نے اشارہ کیا ہے
وہ روایت اتقان اور در منثور میں مذکور ہے چنانچہ در منثور مین لکھا ہے اخرج الفریابی
وسعید بن منصور وابن جریر وابن المنذر وابن الانباری فی المصاحف
من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ وقضی ربک
الا تعبدوا الا ایاہ قال التزقت الواو بالصاد وانتم تقرءونھا وقضی ربک
یعنی فریابی اور سعید بن منصور اور ابن منذر اور ابن انباری فی کتاب المصاحف
مین سعید بن جبیر کے طریقہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے اس آیہ کے
بارے مین وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ کہ ابن عباس یہ کہتے تھے کہ
یہ لفظ ہے ووصی ربک واو صاد مین ملگیا اب تم لوگ اسکو وقضی ربک پڑھتے ہو

واخرج ابن ابی حاتم من طریق الضحاک عن ابن عباس رضہ مثلہ واخرج
ابو عبید وابن منیع وابن المنذر وابن مردویہ من طریق میمون بن
مہران عن ابن عباس قال انزل اللہ ھذا الحرف علے لسان نبیکم ووصی
ربک الا تعبدوا الا ایاہ فلصقت احدی الواوین بالصاد فقراء الناس
وقضی ربک ولو نزلت علے القضاء ما اشرک بہ احد اور ابن ابی حاتم نے ضحاک
کے طریقہ سے اسی طرحپر ابن عباس سے روایت کی ہے اور ابو عبید اور ابن
منیع اور ابن المنذر اور ابن مردویہ نے میمون ابن مہران کے طریقہ سے ابن
عباس سے روایت کی ہے کہ یہ لفظ اس ایہ مین تمہارے پیغمبر کی زبان پر جانب
خدا سے اسطرحپر نازل ہوی تہی کہ ووصی ربک الا تعبدوا الا ایاہ پس
لفظ ووصی مین سے ایک واو صاد مین ملگیا پس لوگون نے وقضی ربک پڑہا اور اگر
یہ آیت اسیطرح نازل ہوتی کہ اسمین لفظ وقضی ربک ہوتی تو کوی شخص مشرک
نہوتا پس مخفی نرہے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ اگر وقضی ربک در اصل کلام
خدا ہوتا تو اسکے معنے یہ ہوتے کہ جناب باری نے ختم کر دیا ہے کہ کوی عبادت
نہ کرے بجز اللہ کے کسیکی اور جبکہ یہ امر حتمی ہوتا تو لازم آتا کہ سوا خدا کے کسیکی
عبادت دنیا مین نہو اور جب یہ بات ہوتی کہ سوائے خدا کے کسیکی عبادت
دنیا مین نہوتی تو کوی دنیا مین مشرک نہوتا حالانکہ مشرکین بکثرت موجود ہین
اور کلام خدا محمول کذب و دروغ پر نہین ہوسکتا اور اگر یہ سمجہا جاوے کہ
حقتعالے نے وقضی ربک فرمایا ہے تو اسسے کلام خدا کا کذب العیاذ باللہ لازم
آتا ہے پس معلوم ہوا کہ حقتعالی نے وقضی ربک نہین فرمایا بلکہ ووصی ربک
فرمایا ہے اور اتقان مین مرقوم ہے کہ اخرج سعید بن منصور من
طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس انہ کان یقول فی قولہ تعالے

وقضی ربک انما هی ووصی ربک التزقت الواو بالصاد واخرجه ابن اشتة
بلفظ استمد الکاتب مداداً کثیراً فالتزقت الواو بالصاد واخرج هو من
طریق الضحاک عن ابن عباس انه کان یقرء ووصی ربک ویقول امر ربک
انهما واوان التصقت احدیهما بالصاد واخرج من طریق اخری عن
الضحاک انه قال کیف تقرء هذا الحرف قال وقضی ربک قال لیس کذلک
تقرءها نحن ولا ابن عباس انما هی ووصی ربک کذلک کانت تقرء و
تکتب فاستمد کاتبکم فاحتمل القلم مداداً کثیراً فالتزقت الواو بالصاد ثم قرء
ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب ولو کانت قضاء من الرب لم یستطع احد
رد قضاء الرب ولکنه وصیة اوصی بها العباد یعنی سعید بن منصور نے سعید
بن جبیر کے طریقہ سی روایت کی ہے ابن عباس سے کہ وہ کہا کرتے تھے یہ وقضی
ربک کے بارےمین کہ یہ ووصی ربک ہی واو صاد مین ملگیا اس روایت کو ابن اشتہ
نی اسطرح پر روایت کیا ہی کہ کاتب قرآن نے روشنائی جو دوات سی قلم مین
لگائی تو روشنائی قلم مین بہت سی چلی آئی اسی وجہ سے واو بسبب زیادتی روشنائی
کے صاد مین ملگیا اور اوسی ابن اشتہ نے ضحاک کے طریقہ سے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ وہ بجای وقضی ربک کے ووصی ربک پڑہا کرتے تھے اور
کہا کرتے تھے کہ اس آیہ مین اس امر کا بیان ہے کہ پروردگار نے حکم دیا ہی
نہ یہ کہ حتماً مقرر کیا ہو اور اصل یہ ہے کہ یہان دو واو تھے ایک واو صاد
مین ملگیا اور دوسرے طریق سے ابن اشتہ نے ضحاک سے روایت کی ہی
کہ ضحاک نے راوی سے کہا کہ اس آیہ مین جو یہ لفظ ہے اسکو تم کسطرح
پڑہتے ہو راوی نے کہا کہ وقضی ربک ہم پڑہتے ہین ضحاک نے کہا کہ ہم
اور ابن عباس اسکو اسطرح نہین پڑہتے یہ لفظ درحقیقت سوای ووصی ربک

کے اور کچھ نہین ہے اور یہ اسیطرح یعنی وصی ریک پڑہی جاتی اور لکھی جاتی
تہی تمہارے کاتب نے روشنای جو قلم مین لی تو قلم مین روشنای بہت سی چلی آ
پس واو صاد مین ملگیا اسکے بعد ابن عباس نے اس آیہ وافی ہدایہ کی تلاوت
کی ولقد وصینا الذین اوتو الکتاب اور مخفی نر ہے کہ مقصود ابن عباس کا
اس آیہ کے پڑہنے سے یہ تہا کہ جسطرح جناب باری نے لفظ وصینا ارشاد
کی ہے اسیطرح یہان بہی وصی فرمایا تہا اورجانب خدا سے یہ امر بقضای حتمی
محتوم ہوا ہوتا کہ کوی شخص سوا ے خدا کے کسیکی عبادت نہ کرے تو کسیکی مجال یہ
نہ تہی کہ قضای خدا کو رد کرے لیکن یہ بات نہین ہے یہ صرف ایک وصیت ہی
کہ جناب باری نے بندون کو وصیت فرمائی ہے اور واضح رہے کہ لفظ وصیت سے
یہان مراد ہدایت وارشاد ہے اور ایک مقام مین درمنثور مین مسطور ہی کہ
اخرج سعید بن منصور وابن المنذر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان
یقرئ ولقد آتینا موسی وھرون الفرقان ضیاء ویقول خذوا ھذہ الواو واجعلوھا
ھھنا فی الذین یحملون العرش ومن حولہ یعنی روایت کی سعید بن منصور اور
ابن منذر نے ابن عباس سے کہ وہ آیہ ولقد اتینا موسیٰ وھارون الفرقان
وضیاء مین الفرقان ضیاء پڑہتے تھے اور کہتے تھے کہ واو کو یہانسے اٹھاؤ
یعنی وضیاء مین سے اور آیۂ الذین یحملون العرش ومن حولہ مین داخل کرو
اور اتقان مین لکہا ہے اخرجہ ابن ابی حاتم من طریق الزبیر بن حریث
عن عکرمۃ عن ابن عباس قال انزعوا ھذہ الواو فاجعلوھا فی الذین یحملون العرش
ومن حولہ یعنی اس حدیث کو ابن ابی حاتم نے زبیر بن حریث کے طریقہ سے
عکرمہ سی روایت کی ہے انہون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انہون نے
فرمایا کہ اس واو کو اس آیہ سے نکال کے آیۂ الذین یحملون العرش ومن حولہ مین داخل

کردو اور قبل سکے لکھا ہی وما اخرجہ سعید بن منصور وغیرہ من طریق
عمرو بن دینار عن عکرمہ عن ابن عباس انہ کان یقرء ولقد
آتینا موسی وھارون الفرقان ضیاء ویقول خذوا ھذہ الواو واجعلوھا
ھہنا والذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الآیۃ یعنی سعید بن
منصور وغیرہ نے عمرو بن دینار کے طریقہ سے عکرمہ سے روایت کی انہوں نے
ابن عباس سے روایت کی کہ وہ اس آیہ کو اسطرح پڑہتے تھے ولقد آتینا
موسی وھارون الفرقان ضیاء اور کہا کرتے تھے کہ اس واو کو یہانسی نکال کے
آیہ والذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الآیۃ مین داخل کرو
اور ایکمقام مین در منثور مین مسطور ہی اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی
قولہ تعالی مثل نورہ قال ھی خطاء من الکاتب ھو اعظم من ان یکون نورہ
مثل نور المشکوۃ قال مثل نور المؤمن کمشکوۃ اور اتقان مین مذکور ہے
وما اخرجہ ابن اشتہ وابن ابی حاتم من طریق عطا عن ابن عباس
فی قولہ تعالی مثل نورہ کمشکوۃ قال ھی خطاء من الکاتب ھو اعظم من
ان یکون نورہ مثل نور المشکوۃ انما ھی مثل نور المؤمن خلاصہ ان دونو
عبارتونکا یہ ہی کہ ابن ابی حاتم اور ابن اشتہ نے عطا کی طریقہ سے ابن عباس
سے روایت کی ہی کہ آیہ مثل نورہ کمشکوۃ کے بارہ مین ابن عباس کہتے تھے
کہ اسمین کاتب قرآن سے غلطی ہوی ہی اصل آیہ سوا اسکے اور کچھ نہین ہی کہ
مثل نور المؤمن کمشکوۃ کاتب غلطی سے نورہ لکھ گیا حقتعالی اس بات سے
بزرگتر ہے کہ اسکے نور کی تمثال مثل مشکوۃ کے ہو اور امام مالک جو چار اماموں مین
سے ایک امام اہلسنت کے ہین موطا مین لکھتے ہین مالک انہ سال ابن شہاب
عن قول اللہ تبارک وتعالی یا ایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم

الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ فقال ابن شہاب کان عمر بن الخطاب یقرؤھا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الی ذکر اللہ اور درمنثور میں مذکور ہے اخرج ابو عبید فی فضائلہ وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن الانباری فی المصاحف عن خرشہ بن الحر رض قال رای معی عمر بن الخطاب لوحا مکتوبا فیھا یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ فقال من املی علیک ھذا قلت ابی بن کعب قال ان ابیا اقرءنا للمنسوخ اقرءھا فامضوا الی ذکر اللہ واخرج عبد بن حمید عن ابراھیم رض قال قیل لعمران ابیا یقرء فاسعوا الی ذکر اللہ قال عمر انی اعلمنی بالمنسوخ وکان یقرءھا فامضوا الی ذکر اللہ واخرج الشافعی فی الام وعبد الرزاق والفریابی وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن المنذر وابن جریر وابن ابی حاتم وابن الانباری فی المصاحف والبیہقی فی سننہ عن عمر قال ماسمعت عمر یقرؤھا قط الا فامضوا الی ذکر اللہ واخرج عبد الرزاق وعبد بن حمید عن ابن عمر قال لقد توفی عمر وما یقراء ھذہ الایۃ التی فی سورۃ الجمعۃ الا فامضوا الی ذکر اللہ واخرج عبد الرزاق والفریابی وابو عبید وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن الانباری والطبرانی من طرق عن ابن مسعود رض انہ کان یقرء فامضوا الی ذکر اللہ قال ولو کان فاسعوا لسعیت حتی یسقط ردای اور صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ قراء عمر فامضوا الی ذکر اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حافظ بن حجر عسقلانی اس قول کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ثبت ھذا فی روایۃ الکشمیھنی وحدہ وروی الطبرانی عن عبد الحمید بن بیان عن سفیان عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال ماسمعت عمر یقرؤھا قط الا فامضوا ومن طریق مغیرہ عن ابراھیم قال

کرو و اور قبل اسکے لکہا ہی وما اخرجہ سعید بن منصور وغیرہ من طریق
عمرو بن دینار عن عکرمہ عن ابن عباس انہ کان یقرء ولقد
آتینا موسی وھارون الفرقان ضیاء ویقول خذوا ھذہ الواو واجعلوھا
ھہنا والذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الایۃ یعنی سعید بن
منصور وغیرہ نے عمرو بن دینار کے طریقہ سے عکرمہ سے روایت کی انہون نے
ابن عباس سے روایت کی کہ وہ اس آیہ کو اسطرح پڑہتے تھے ولقد آتینا
موسی وھارون الفرقان ضیاء اور کہا کرتے تھے کہ اس واو کو یہان سی نکال کے
آیہ والذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الایۃ مین داخل کرو
اور ایکمقام مین درمنثور مین مسطور ہی اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی
قولہ تعالی مثل نورہ قال ھی خطاء من الکاتب ھو اعظم من ان یکون نورہ
مثل نور المشکوۃ قال مثل نور المؤمن کمشکوۃ اور اتقان مین مذکور ہے
وما اخرجہ ابن اشتہ وابن ابی حاتم من طریق عطا عن ابن عباس
فی قولہ تعالی مثل نورہ کمشکوۃ قال ھی خطاء من الکاتب ھو اعظم من
ان یکون نورہ مثل نور المشکوۃ انما ھی مثل نور المؤمن خلاصہ ان دونو
عبارتو نکا یہ ہی کہ ابن ابی حاتم اور ابن اشتہ نے عطا کی طریقہ سے ابن عباس
سے روایت کی ہی کہ آیہ مثل نورہ کمشکوۃ کے بارہ مین ابن عباس کہتے تھے
کہ اسمین کاتب قرآن سے غلطی ہوی ہی اصل آیہ سوا اسکے اور کچھ نہین ہی کہ
مثل نور المؤمن کمشکوۃ کاتب غلطی سے نورہ لکھ گیا حقتعالی اس بات سے
بزرگتر ہے کہ اسکے نور کی مثال مثل مشکوۃ کے ہو اور امام مالک جو چار اماموں مین
سے ایک امام اہلسنت کے ہین موطی مین لکھتے ہین مالك انہ سال ابن شہاب
عن قول اللہ تبارك وتعالی یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم

الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ فقال ابن شہاب کان عمر بن الخطاب یقرءھا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الی ذکر اللہ اور درمنثور مین مذکور ہی اخرج ابو عبید فی فضائلہ وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن الانباری فی المصاحف عن خرشہ بن الحر رض قال رای معی عمر بن الخطاب لوحا مکتوبا فیھا یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ فقال من املی علیک ھذا قلت ابی بن کعب قال ان ابیا اقرءنا للمنسوخ قرءھا فامضوا الی ذکر اللہ واخرج عبد بن حمید عن ابراھیم رض قال قیل لعمر ان ابیا یقرء فاسعوا الی ذکر اللہ قال عمر انی اعلمنی بالمنسوخ وکان یقرءھا فامضوا الی ذکر اللہ واخرج الشافعی فی الام وعبد الرزاق والفریابی وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن المنذر وابن جریر وابن ابی حاتم وابن الانباری فی المصاحف والبیھقی فی سننہ عن عمر قال ماسمعت عمر یقرءھا قط الا فامضوا الی ذکر اللہ واخرج عبد الرزاق وعبد بن حمید عن ابن عمر قال لقد توفی عمر وما یقراء ھذہ الایۃ التی فی سورۃ الجمعۃ الا فامضوا الی ذکر اللہ واخرج عبد الرزاق والفریابی وابو عبید وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن الانباری والطبرانی من طرق عن ابن مسعود رض انہ کان یقرء فامضوا الی ذکر اللہ قال ولو کانت فاسعوا لسعیت حتی یسقط ردای اور صحیح بخاری مین لکھا ہی کہ قراء عمر فامضوا الی ذکر اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین حافظ ابن حجر عسقلانی اس قول کی شرح مین لکھتی ہین کہ ثبت ھذا فی روایۃ الکشمیھنی وحدہ وروی الطبرانی عن عبد الحمید بن بیان عن سفیان عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال ماسمعت عمر یقرءھا قط الا فامضوا ومن طریق مغیرۃ عن ابراھیم قال

قبل لعمران ابی ابن کعب یقرءھا فاسعوا قال ما انه اعلمنا واقرءنا للمنسوخ
وانما ھی فامضوا واخرجه سعید بن منصور فبین الواسطة بین ابراھیم وعمر
انه خرشة بن الحر فصح الاسناد واخرج ایضا من طریق ابراھیم عن عبد الله
بن مسعود انه کان یقرءھا فامضوا ویقول لوکانت فاسعوا لسعیت حتی یسقط
ردای ۔ محصل ترجمہ ان روایات کا یہ ہی کہ امام مالک نے روایت کی ہے کہ
ابن شہاب یعنی زہری سے پوچھا گیا اس آیہ کے بارہمین یا ایھا الذین آمنوا
اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ زہری نے کہا کہ عمر بن خطاب
اس آیہ کو اسطرحپر پڑہتے تھے کہ فامضوا الی ذکر اللہ اور ابو عبید نے کتاب فضائل مین
اپنے اور سعید بن منصور نے اور ابن ابی شیبہ نے اور ابن المنذر اور ابن الانباری
نے مصاحف مین خرشہ بن حر سے روایت کی ہی خرشہ بن حر بیان کرتے ہین
کہ عمر بن خطاب نے ایک لوح مین کہ جو میری پاس تھی اس آیہ کو لکھا ہوا دیکھا اور
اسمین فاسعوا الی ذکر اللہ لکھا ہوا تھا تو مجھسی انہون نے پوچھا کہ اسطرحپر یہہ
آیہ تمہین کسنی بتایا مین نے کہا ابی بن کعب نے عمر بن خطاب نی کہا کہ ہم صحابہ مین ابی
زیادہ تر قاری منسوخ قرآن ہی اس آیہ کو اسطرح پڑہو فامضوا الی ذکر اللہ
اور عبد بن حمید نے ابراہیم سے روایت کی ہی کہ عمر بن الخطاب کے آگے بیان ہوا
کہ ابی فاسعوا الی ذکر اللہ پڑہتے ہین تو انہون نے کہا کہ مین منسوخ قران کا علم
رکھتا ہون اور عمر بن الخطاب فامضوا الی ذکر اللہ پڑہا کرتے تھے اور اسی
روایت کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہی کہ طبرانی نے مغیرہ کے طریقہ سے اس
روایت کو ابراہیم سی روایت کیا ہی بعد اسکے لکھا ہی کہ اسی روایت کو سعید
بن منصور نے جو روایت کیا ہی تو ابراہیم و عمر کے درمیان مین جو شخص واسطہ تھا
اور اسکا نام طبرانی کی روایت مین مذکور نہین ہے اسکا نام بھی بیان کر دیا ہی

اور وہ شخص خرشہ بن حر ہو تو اب اسناد اس روایت کی صحیح ہو گئی اور امام
شافعی نے کتاب الام مین اور امام عبد الرزاق اور فریابی اور سعید بن منصور
اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ابن المنذر اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم
نے اور ابن الانباری نے کتاب المصاحف مین اور امام بیہقی نے کتاب سنن مین
عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہین کہ مین نے کبھی نہین سنا
کہ عمر بن خطاب نے اس آیہ مین سوا فامضوا الی ذکر اللہ کے اور کچھ پڑہا ہو
جب کبھی اس آیت کو اُنھون نے پڑہا بجای فاسعوا کے ہمیشہ فامضوا پڑہا کبھی
فاسعوا نہین پڑہا اور اسی روایت کو حافظ بن حجر لکھتے ہین کہ طبرانی نے
عبد الحمید بن بیان سے روایت کی ہی اور اُنھون نے سفیان سے اور اُنھون
نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے کہ پوتی عمر بن الخطاب کی تھی اور اُنھون نے اپنے
والد عبد اللہ سے کہ بیٹی عمر کی تھی اور عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے عبد اللہ
بن عمر سے روایت کی ہی کہ قضا کر گئے عمر مرتے مرتے اُنھون نے اس آیت مین
سوا فامضوا الی ذکر اللہ کی اور کچھ نہ پڑہا اور امام عبد الرزاق اور فریابی اور
ابو عبید اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ابن جریر طبری
اور ابن المنذر اور ابن الانباری اور طبرانی نے کئی کئی طریقونسی ابن مسعود سی
روایت کی ہے کہ وہ بجای فاسعوا کے فامضوا پڑہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ
اگر حقیقت قرآن مین فاسعوا نازل ہوا ہوتا تو مین اسطرح زور سے دوڑتا کہ میری
ردا اور شانونسی گر جاتی مخفی نر ہے کہ بر تقدیر فامضوا ہونیکے معنی اس آیہ وافی ہدایہ
کے یہ ہوتے ہین کہ ای مومنین جسوقت کہ اواز دیجای نماز جمعہ کے قائم ہونیکی تو
جاؤ تم ذکر خدا مین شریک ہونیکو یعنی نماز جمعہ مین اور چھوڑ دو بیع کو اور عبد اللہ
بن مسعود اور خلیفہ ثانی اہلسنت کے یہی سمجھتے تھے کہ اگر فاسعوا کلام خدا ہوتا تو

معنی اس کلام ہدایت التیام بلاغت نظام فصاحت انضمام کے یہ ہوتے کہ دوڑو تم ذکر خدا یعنی نماز جمعہ مین شریک ہونیکو حالانکہ دوڑ کے جانے کے لیے حکم خدا نہین ہے بلکہ محض مشی اور امضا کا حکم ہے اسی بنا پر ابن مسعود از راہ استہزا کے فرمایا کرتے تھے کہ اگر خدا فاسعوا فرماتا تو دوڑنے کا حکم دیتا اور اگر خدا اسنے دوڑنیکا حکم دیا ہوتا تو مین نماز جمعہ کے لیے اسقدر دوڑ کے جاتا کہ میری ردا گر پڑتی اور دوسری جگہ در منثور مین مذکور ہے کہ اخرج ابو عبید فی فضائلہ وسعید بن منصور و ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن ابی داؤد و ابن المنذر عن عروۃ قال سألت عائشۃ عن لحن القران ان الذین امنوا والذین هادوا والصابئون والمقیمین الصلوۃ والمؤتون الزکوۃ وان هذان لساحران فقالت یا ابن اختی هذا عمل لکتاب اخطاء وافی الکتاب اور اتقان مین مذکور ہے قال ابو عبید فی فضائل القران حدثنا ابو معویۃ عن هشام بن عروۃ عن ابیہ عن جدہ قال سألت عائشۃ عن لحن القران عن قولہ ان هذان لساحران وعن قولہ والمقیمین الصلوۃ والمؤتون الزکوۃ وعن قولہ ان الذین امنوا والذین هادوا والصابئون والنصاری قالت یا ابن اختی هذا عمل الکتاب اخطاء وافی الکتاب هذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین اور امام اہلسنت کے راغب اصفہانی نے رسالہ مقنع مین لکھا ہے نا الخاقانی قال نا احمد بن محمد قال نا علی بن عبد العزیز قال نا ابو عبید قال نا ابو معویۃ عن هشام بن عروۃ عن ابیہ باقی عبارت مطابق عبارت منقولہ اتقان کے ہے حاصل ترجمہ ان عبارات کا یہ ہے کہ ابو عبید نے فضائل قرانمین اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریر اور ابن ابی داؤد اور ابن المنذر اور امام راغب اصفہانی نے باسانید مختلفہ عروہ بن زبیر بن عوام سے روایت کی ہے کہ عروہ نے عائشہ سے پوچھا قرآنکی

غلطی کا حال جو آیۂ انّ ھذان لساحران اور آیۂ والمقیمین الصلوٰۃ والمؤتون
الزکوٰۃ اور آیۂ ان الذین آمنوا والذین ھادوا والصّابئون والنصاریٰ مین
واقع ہوی ہی عایشہ نے کہا کہ ای بھتیجی میرے اور بنا بر بعض روایات کے ای
بھانجی میرے یہ فعل ہی کاتبون کا لکھنے مین اُنھون نے غلطی کے ہی
جلال الدین سیوطی اتقان مین لکھتی ہین کہ سند اس روایت کی اُس مرتبہ مین
صحیح ہے جس مرتبہ مین کہ حدیث کے صحیح ہونیکا التزام کیا ہی شیخین یعنی بخاری اور
مسلم نے اپنی صحیحین مین اس سے بڑھ کے طرفہ تر یہ ہی کہ ابان بن عثمان بن
عفان صاحبزادی حضرت عثمان کے بھی والمقیمین الصلوٰۃ کی نسبت کہا کرتے تھی
کہ غلطی کاتب سے یہ لکھ گیا ہی اور ظاہر کلام ثعلبی سے کہ اکابر علمای مشہورین سے
اہلسنت کے ہین کتاب الکشف والبیان عن تفسیر القرآن ظاہر ہوتا ہے کہ
والصابئون اور انّ ھذان لساحران مین وقوع تحریف کاتبان قرآن کے وہ قائل
تھے اور اصل عبارت ثعلبی کی کتاب مذکور مین یہ ہے اختلفوا فی وجہ انتصابہ
فقالت عائشہ وابان بن عثمان ھو غلط من الکاتب ونظیرہ قولہ الذین آمنوا
والذین ھادوا والصّابئون والنصاریٰ وقولہ ان ھذان لساحران یعنی وجہ انتصاب
آیت مذکورہ مین اختلاف ہی عائشہ اور ابان بن عثمان نے بیان کیا کہ یہ غلطی کاتب کی ہی
اور اسیطرح کی غلطی واقع ہوی ہی لفظ والصابئوا اور انّ ھذان لساحران
مین اور اتقان مین مذکور ہی واخرج ای بن اشتہ من طریق ابی بشیر عن سعید
بن جبیر انہ کان یقراء والمقیمین الصلوٰۃ ویقول ھو لحن من الکاتب یعنی روایت کی ہی
ابن اشتہ نے طریق سے ابی بشیر کے سعید بن جبیر سے کہ سعید پڑھتے تھے والمقیمین
الصلوٰۃ اور کہتے تھے کہ یہ غلطی کاتب سے ہوی ہی اس سے ظاہر ہے کہ سعید بن جبیر
کہ جو اکابر تابعین مین سے تھے اور امام اہلسنت کے ثعلبی قائل بوقوع تحریف کی ہین

اور دوسرے مقام پر در منثور مین مسطور ہی کہ اخرج سعید بن منصور و احمد و عبد بن حمید و البخاری فی تاریخہ و ابن المنذر و ابن ابی شیبہ و ابن الانباری فی المصاحف والدارقطنی فی الافراد و الحاکم وصححہ و ابن مردویہ عن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ انہ سأل عایشہ رضی اللہ عنہا کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ یقرء ھذہ الایۃ والذین یوتون ما اتوا او الذی یاتون ما اتوا فقالت: ایتہما احب الیک قلت والذی نفسی بیدہ لاحدہما احب الی من الدنیا جمیعا قالت ایہما قلت الذین یاتون ما اتو فقالت اشہد ان رسول اللہ کذلک کان یقرءھا وکذلک انزلت ولکن الہجی احرف مجمل مضمون یہ ہی کہ سعید بن منصور اور امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین اور عبد بن حمید نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور ابن المنذر اور ابن ابی شیبہ اور ابن الانباری نے اور دارقطنی نے کتاب الافراد مین اور حاکم نے مستدرک مین اور ابن مردویہ نے عبید بن عمیر سی روایت کی ہی اور حاکم نے مستدرک مین یہ بھی لکھا ہی کہ یہ حدیث صحیح ہی اور خلاصہ بیان عبید بن عمیر یہ ہی کہ عبید بن عمیر نے عائشہ سی پوچھا کہ رسول اللہ آیہ والذین یوتون ما اتوا کو کسطرح پڑہتے تھے الذین یاتون ما اتوا یا الذین یاتون ما اتوا عائشہ نے کہا کہ ان دونو قراءتون مین تمہین کونسی قرائت مرغوب و محبوب ہی عبید بن عمیر نے کہا کہ قسم ہی اس خدا کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت مین ہی ان دونو قراءتون مین سے ایک قراءت ساری دنیا سی زیادہ تر مجھی عزیز و محبوب ہی عائشہ نے پوچھا کہ کونسی قراءت عبید بن عمیر نی کہا کہ الذین یاتون ما اتوا عائشہ نے کہا کہ گواہی دیتی ہون مین کہ رسول اللہ اس آیہ کو اسطرح پڑہتے تھے اور یہ آیت یوہین نازل ہوی ہی لیکن ہجاء قران یعنی طرز کتابت الفاظ و حروف قرا مین تحریف واقع ہوئی ہی دوسری جگہ در منثور مین مذکور ہی

اخرج عبد بن حمید والفریابی و ابن جریر و ابن المنذر عن مجاهد فی قولہ تعالی
و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ قال ھی خطاء من الکتاب
وھی فی قراءۃ ابن مسعود میثاق الذین اوتوا الکتاب و اخرج ابن جریر عن الربیع
انہ قراء و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب قال وکذلک یقرؤھا ابی بن کعب
قال الربیع الا تری انہ یقول ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ
ولتنصرنہ لتومنن بمحمد ولتنصرنہ قال ھم اھل الکتاب یعنی عبد بن حمید اور فریابی اور
ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سی آیہ و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم
من کتاب وحکمۃ کے باری مین روایت کی ہی کہ اسمین کاتبون سے غلطی واقع ہوی
ہے اور ابن مسعود کی قراءت مین یہ آیہ اس طرحپر ہے و اذ اخذ اللہ میثاق الذین
اوتوا الکتاب اور ابن جریر نے ربیع سے روایت کی ہی کہ انھون نے اس ایہ کو اسطرح پڑہا
و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب اور بیان کیا کہ اسیطرحسی اسکو ابی بن کعب
بھی پڑہتے تھے اور ربیع نے بیان کیا کہ نہین دیکھتی تم کہ جناب باری نے اسکی بیچ مین
فرمایا کہ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ اور مراد یہ ہی
کہ ہر آئینہ ایمان لاؤ تم ساتھ محمد کے اور ہر آئینہ نصرت کرو تم انکی اور بعد اسکے ربیع
نے کہا کہ یہ لوگ جنکو یہ حکم ہی وہ اہل کتاب ہین اور ثعلبی نے کتاب الکشف والبیان
عن تفسیر القرآن مین لکھا ہی قال مجاھد ھذا غلط من الکتاب وھی فی قراءۃ ابن مسعود و
ابی بن کعب و اذ اخذ اللہ میثاق الذین قالوا الا تری الی قولہ ثم جاءکم یعنی
مجاہد نے کہا کہ یہ غلطی ہی کاتب کی اور ابن مسعود اور ابی بن کعب کی قراءت مین
و اذ اخذ اللہ میثاق الذین قالوا ہی آیا نہین دیکھتے ہو تم طرف قول خدای عزوجل
کے ثم جاءکم مخفی نرہے کہ ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود دونو بڑی صحابی
جلیل القدر اور حافظ قرآن تھے اور ربیع و مجاہد بڑے نامور اور منجملہ ائمہ سنت ہین

اور مجاہد شاگرد خاص ابن عباس اور عالم تفسیر مین مقتدا الناس ہین ان عبارات
منقولہ سے ظاہر ہوا کہ ان لوگون کے نزدیک کاتب نے غلطی کی کہ بجاے الذین
اوتوا الکتاب کے النبیین لکھ گیا جو ابتک نسخ موجودہ قرانمین موجود ہی اور سبب
اسکا یہ کہ یہ لوگ ایسا سمجھتے تھے وہی جسپر ابومسلم اصفہانی نے بھی کہ اکابر مفسرین سے
ہین اور امام اہلسنت فخر الدین رازی نے بہت سی مدح اسکی تفسیر کبیر مین کی ہے
اعتماد کیا ہی اور بیان اسکا تفسیر کبیر مین نقلا عن ابی مسلم موجود ہی اور وہ سبب
یہ ہے کہ معانی آیت جسطرح کہ نسخ موجودہ قرانمین پائیجاتی ہی رجوع اس امر کیطرف
کرتے ہین کہ حقتعالے نے پیغمبرون سے عہد و میثاق لیا تہا کہ وہ نصرت کرینگے جناب
رسولخدا صلعم کی حالانکہ یہ سب پیغمبر حضرت کے زمانہ مین قضا کر چکے تھے اور اس
صورت مین کیونکر نصرت کر سکتے تھے پس اگر معنی ظاہری آیت پر بنا کیجاوی تو لازم
آتا ہی کہ حقتعالی نے پیغمبرون کو تکلیف مالایطاق دی اور واضح رہے کہ جن روایات سے
اہلسنت کے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ قرآن کے الفاظ بہت سی بدل گئے ہین وہ نسبت
اُن روایات کے کہ جو مذکور ہوے بکثرت اور لاتعد و لاتحصی ہین اختصاراً انہین
چند روایات کے نقل کرنے پر اکتفا کی گئی جس شخص کو زیادہ دیکھنے کا شوق ہو
وہ درمنثور اور اتقان وغیرہا کتب تفاسیر اہلسنت اور کتب احادیث اہلسنت
کیطرف رجوع کرے بیشمار اسطرح کی شہادتین پاویگا اور یہ بھی واضح رہے کہ اگر وہ
روایات سب لکھے جاوین جنسے وقوع تحریف قرآن مین ثابت ہوتا ہی لیکن اہلسنت اُن
روایات کو اختلاف قرارت پر محمول کرتے ہین یا اون چیزون کے منسوخ ہوجانیکے
قائل ہین جسطرح آیۂ ان اللہ ھو الرزاق مین روایات کثیرہ موجود ہین کہ بجاے
ان اللہ ھو الرزاق کے انی انا الرزاق نازل ہوا ہی اور بجاے فطلقوھن
لعدتھن کے فطلقوھن لقبل عدتھن واقع ہوا ہی اسطرحکی روایات کے

بیان سی ایک بڑا مجلد بلکہ کئی مجلد مملو ہو جاوین اگر کسی شخص کو ایک نمونہ ایسی روایات کا
دیکھنا منظور ہو تو کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری کیطرف رجوع لاوی اسلیے کہ ہر ایک
ایک مقام پر خلاصہ ان روایات کا بکمال اختصار و لطافت مذکور ہی صرف اوسیکو
دیکھکے صاحب فہم و انصاف کی عقل متحیر و ششدر ہوتی ہی لیکن ان چند
اوراق مین وہ روایات لکھی گئی ہین کہ انہین حضرات اہلسنت اختلاف قراءت کا
عذر پیش کر سکتی ہین اور نہ منسوخ التلاوۃ ہونیکا پس مخفی نرہے کہ بنابر قول العدم
وقوع التحریف فی القرآن کے ظاہر و آشکار مانند شمس نصف النہار ہی کہ ہمپر طعن کوئی
نہین ہو سکتا بلکہ یہ طعن اہلسنت و جماعت پر عائد و راجع ہوتا ہی کیونکہ انکار قطعی
انکو تحریف کا ممکن نہین ہی قطعاً اور اگر تحریف فرض بھی کیجاوی تو انہین مقامات
سے ہوی ہی کہ جہان فضائل اہلبیت نبی یا جہان مذمت صحابہ کی تھی اور یہ
منافی استعمال قرآن کو نہین ہی اب رہا یہ امر کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
نے قرآن درست کر کے کیون نہ دیا پس جواب اسکا یہ ہی کہ یہ امر کہ جناب
امیر المؤمنین حجۃ اللہ فی العالمین غالب کل غالب علی ابن ابیطالب علیہ التحیۃ
والثنا ماہب النسیم والصبا رنی قرآن کو جمع کیا قطعی و یقینی ہی کہ انکار اسکا
مثل انکار لیل و نہار باطل ہی اب رہا یہ امر کہ حضرت نی امت کو کیون نہ دیا پس
ظاہر ہی کہ اظہار حق مین مساعدت زمانہ نے حضرت کے زمانہ تسلط ثلثہ مین نہ کی اور
عہد خلافت ظاہری مین بھی جو تشاجر جدال و قتال و عصیان و خذلان اشراف و
اعیان و تسامح و تقاعد اصحاب و خذلان و قلّۃ انصار و اعوان حضرت کیو اسطے
رہا ظاہر و آشکار کالشمس فی رابعۃ النہار ہی کب نہج قول حق و ایضاح کلام صدق کا
حضرت کو محل ہوا اور کسدن اطمینان تام ارتفاع ظلم و جور طغام لیام سے حاصل ہوا
جیسا کہ خود کلام ہدایت التیام بلاغت نظام فصاحت انضمام سے حضرت کی ظاہر

ہوتا ہوا اور وہ یہ ہے ما ھی الا الکوفۃ اقبضہا و ابسطہا ان لم تکونی الا انت تہب
اعاصیرک فقبحک اللہ تمثل یقول الشاعر ؎ لعمر ابیک الخیر یا عمرو انني
علی وضر من ذا الاناء قلیل ؞ ثم قال علیہ السلام انبئت بسرا قد اطلع الیمن
وانی واللہ لاظن ان ھؤلاء القوم سیدالون منکم باجتماعہم علی باطلہم و
تفرقکم عن حقکم و بمعصیتکم امامکم فی الحق وطاعتہم امامہم فی الباطل
وبادائہم الامانۃ الی صاحبہم وخیانتکم صاحبکم و بصلاحہم فی بلادہم
وفسادکم فلو ائتمنت احدکم علی قعب لخشیت ان یذہب بعلاقتہ اللہم
انی قد مللتہم وملونی وسئمتہم وسئمونی فابدلنی بہم خیرا منہم وابدلہم بی شرا
منی اللہم مث قلوبہم کما یماث الملح فی الماء اما واللہ لوددت ان لی بکم الف
فارس من بنی فراس بن غنم شعر ھنالک لو دعوت اتاک منہم ؞ فوارس
مثل ارمیۃ الحمیم ؞ محصل ترجمہ اسکا یہ ہے کہ تم شکست پاؤ گے بسبب اجتماع
ان لوگونکے باطل اپنے پر اور تفرق تمہارے کے حق اپنے سے اور بسبب
جنایۃ معصیت تمہاری کے امام اپنے کو حق مین اور طاعت انکی کے امام
اپنے کو باطل مین اور ادا کرنے انکی کے امانت کو طرف مالک اپنے کے اور
بسبب خیانت تمہاری کی مالک اپنے کو اور بسبب درستی کرنے انکی کے اپنے
شہرون مین اور فساد تمہارے کے پس اگر امین کرون مین تم مین سے کسیکو اوپر
کاسئہ چوبین کے تو ڈرتا ہون مین یہ کہ لیجاوے اسکو معہ دستہ بارخدا ملول کیا مین
انکو اور انہون نے مجکو اور تکلیف دی انہون نے مجکو اور مین نے اونکو
پس بدل دے میرے تئین عوض مین اون لوگونکے بہتر کو ان لوگونسے
اور بدل دے ان لوگون کے تئین عوض مین میرے بدتر کو مجسی بارالہا گداز کر
قلوب کو ان لوگونکے جیسا کہ گداختہ کیا جاتا ہے نمک پانی مین قسم خدا کی دوست

رکھتا ہوں نہیں کہ ہوتے واسطے میرے ہزار سوار بنی فراس بن غنم سے بعد اسکے
حضرت نے تمثل اس شعر سے کیا ع هنالك لو دعوت اتاك منهم ۞ فوارس
مثل ارمية الحميم ۞ یعنی اسوقت میں اگر بلاتی تو آتی تیری پاس سوار مثل ابر
گرما کے پس اس کلام معجز نظام وہدایت قوام سے تقاعد وعصیان وتشاجر و
عدوان وخذلان واضح ولائح ہے اور مثل اسکے اکثر بلکہ کل خطب حضرت کی
شکایت سے خالی ہیں پس کیا تعجب ہے ان حضرات سے کہ جو دعوی عقل وانصاف
کرتے ہیں اور جور واعتساف کو پسند نہیں کرتے ہیں اور باوجود اسکے کہتے ہیں
کہ قرآن درست کرکے جناب امیر المومنین علیہ السلام نے امت کو کیوں
ندیا حالانکہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس امر میں کتنا بڑا مفسدہ عظیم ہے ومن لم يجعل الله
له نورا فما له من نور وما علينا الا البلاغ وانا العبد المفتاق الى رحمة ربه القوی
سید سبط حسین النقوی تمت فی سنہ ۱۳۰۴ ھجری

توضیح اعتراضات متعلقہ کتاب صباح العقیان

واضح رہے کہ حدیث کی دو قسمیں ہیں متواتر و احاد اور متواتر مطلقا اور احاد
محفوف بالقرائن مفید علم و یقین ہوتی ہے اور اخبار احاد جو کہ عاری عن القرائن
ہوں قطع نہیں حاصل ہوتا بلکہ ظن حاصل ہوتا ہے اور لفظ ظن جو قرآن و احادیث
میں ذم کے ساتھ وارد ہے علی الظاہر وہ یہ ظن اصطلاحی اصولیین نہیں ہے
اگرچہ اتفاقا کبھی تصادق ہوجاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خبر ایک عصر میں
متواتر ہو اور دوسرے عصر میں متواتر نہ ہو پس اخبار احاد عاری عن القرائن کہ
کہ جو موجب علم و یقین نہیں ہوتے ہیں بلکہ محض ظن حاصل ہوتا ہے حجت ہی کیونکہ جیسی
اولا یہ کہ حقتعالی قرآن مجید و فرقان حمید میں فرماتا ہے ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا

یعنی جسوقت کہ فاسق کوی خبر لیکر آوی پس دریافت کرو تم اُسکو یعنی فاسق کی خبر
بدون تبین کے قبول نکرو تو اُسکا مفہوم یہ ہوتا ہی کہ ان لم یجی فاسق بنبأ فلا یجب
التبین یعنی جسوقت کہ کسی فاسق کی خبر نہو پس اُس صورت مین دریافت کرنا
واجب نہین ہی پس اس صورت مین غیر فاسق یا عادل ہی یا مجہول الحال ہی بنا بر
اول کے خبر کا معتبر ہونا قطعی و یقینی ہے اسواسطیکہ اگر عادل کی خبر رد کر دیجاوے تو
حال عادل کا بدتر ہوگا حال سے فاسق کے اور یہ ترجیح مرجوح ہی اور قطعًا باطل ہے
اور اگر رد نہ کیجاوے بلکہ تبین کا حکم باقی رہے تو اولا تو یہ مخالف مفہوم آیت کے ہی
اور ثانیًا یہ کہ عادل و فاسق مساوی ہوجاوینگے اور یہ قبیح ہے عقلا اب ہا یہ امر
کہ خبر عادل قبول کیجاوے پس عین مقصود ہی اور ثانیا یہ کہ حق سبحانہ و تعالی قرآن
مجید مین ارشاد فرماتا ہی فلولا نفر من کل فرقة طائفة منهم ليتفقهوا في الدين
ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون پس اس سے حجیة خبر واحد
کی اسطرح ثابت ہوتی ہی کہ حق سبحانہ و تعالی نے واجب کیا حذر کو ساتھ اخبار عدو کی
کہ جو موجب علم و یقین نہین ہوتے ہین اور ابو الحسین نے اعتراض کیا ہی اس سے لانہ
کہ مراد یہان قبول فتوی ہے نہ خبر اور علامہ حلی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ یہ اعتراض
لازم ہے اور عبارت علامہ حلی علیہ الرحمہ کی یہ ہی واورد ابو الحسين اعتراضا
لانہ ما هو دال على قبول الفتوى لا الخبر حالانکہ جواب اسکا ممکن ہی اور وہ جواب
وہ ہے کہ جو ہمنی اپنے رسالہ مفردہ مین کہ مسئلہ حجیت ظن مین ہے لکھا ہی اور مناسب
حال معلوم ہوتا ہی کہ جو عبارت ہمنی اپنے رسالہ مین لکھی وہ بعینہ اس رسالہ مین تحریر
کر دیجاوی اور وہ یہ ہی فان الفتوى لا يناسب هذا المقام لان المراد على الظاهر
من الانذار اسماع الاخبار المخوفة لفسقهم وفجورهم وللقوم القبول باخبارهم
والا فلا يتحقق الحذر ولا هم يحذرون اور ثالثا یہ کہ اصحاب ائمہ اور اصحاب

نبی ہمیشہ اخبار احاد پر عمل کرتے تھے یہانتک کہ اہل مدینہ بھی عمل کرتے تھے اخبار احاد پر حالانکہ انکو مشافہتہ اخذ احکام ممکن تہا اور مخالف اس قول کے ابن قبہ ہین کہ وہ کہتے ہین کہ عمل کرنا نہین اخبار احاد پر تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم آتی ہو پس جواب اسکا ادنی غور و تامل سے معلوم ہو جاتا ہو اور یہ بھی واضح رہی کہ عمل کرنا نہین خبر واحد پر شرائط ہین کہ وہ کل متعلق ہین راوی سے اور وہ عقل و بلوغ و ایمان عدالت و ضبط ہو پس نہ قبول کیجاویگی روایت صبی کی اور نہ کافر کی اور نہ مجہول الحال کی اور مخالف ہین اس قول کے امام اہل سنت کے کہ جو چار اماموں سی ایک امام ہین ابو حنیفہ وہ کہتی ہین کہ عدم فسق کافی ہے خواہ وہ مجہول الحال ہو اور خواہ عادل ہو اور علامہ نے اسکو اپنی کتاب مین نقل بھی فرمایا ہو لیکن اسّے کچھ تعرض نہین کیا ہو اور جواب اسکا کئی طرح سی ممکن ہے منجملہ اسکے ایک ترجیح مرجوح لازم آتی ہے عمل کرنا نہین خبر مجہول الحال پر اور دوسرے تحریم حلال اور تحلیل حرام لازم آتا ہو وان شئت البسط و التفصیل فی ہذہ المقال فراجع الے رسالتنا المفردۃ فان فیہ تفصیل المقال و تحقیق الحال علے وجہ الکمال اور متواتر وہ خبر ہو کہ جسکے راوی اس کثرت پر ہون کہ تواطوء انکا کذب پر عادۃ ممتنع ہو پس بعد اسکے یہ بھی معلوم ہو کہ جو احادیث کہ اہل سنت کی یہان تحریف قران کے باری مین واقع ہوئی ہین بعض متواتر ہین اور بعض احاد اور دونون سے بازگشت ممکن نہین ھذا ما خطر بالبال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

تمت

صورت ماکتبہ العالم العامل والفقیہ الکامل والبارع الجلیل
السحاب الہامر والبحر الزاخر المجتہد الکامل المعقود علیہ الانامل فخر
المجتہدین ومن ہو عماد للدین افقہ الفقہا ملاذ العلما حاوی الکملا
مرجع الفضلا ذی الجود والسخاء الراغب عن ہذہ الدنیا الدنیہ
الشوہا المتصف بالزہادۃ والاباء مروج الشریعۃ الغراء والملۃ
البیضاء الذی عجز عن عد محامدہ الیراع واللسن جناب المولوی السید
ابوالحسن عرف جناب مولوی سید بچھن صاحب مدظلہ لا زال
عمم نوالہ ما طلع بدر ساطع وتحوی نجم طالع

یہ رسالہ رائقہ اور وجیزہ فائقہ جسکو برخوردار نور الابصار سعادت اطوار فضیلت آثار
تقدس شعار فضائل مآب سلیل الاطیاب حاوی المناقب والمفاخر وارث المجد
کابراً عن کابر قرۃ العیون وبہجۃ الخواطر سالک مسالک صلاح وسداد ناہج مناہج
فضل ورشاد قرۃ العین مولوی سید سبط حسین سلمہ اللہ دام بقاءہ واوصلہ الی ما یتمنا
نے بحث تحریف قرآن میں بجواب سوال بعض مخالفین بزبان سلیس وطرز نفیس
وعنوان مرغوب واسلوب خوب تحریر کیا ہے اضعف العباد نے سنا ماشاء اللہ
مضامین شریفہ اور مطالب منیفہ اور عبارات رشیقہ اور اشارات دقیقہ پر
محتوی ہے سوال مذکور کا جواب شافی اور جلاء صدور کے لیئے کافی ووافی ہے
فجزاہ اللہ عن حمایۃ الحق حق الجزاء ووقاہ اللہ عن شرور الاعداء وبلغہ الی
اوج الکمال وصانہ عن عین الکمال بمحمد وآلہ خیر آل کتبہ العاصی الخاطی ابوالحسن
بمناہ الوازرۃ اوتی کتابہ بیمینہ فی الآخرہ

صورت ماکتبہ التحریر القہام والحبر العلامۃ البارع المکرم والمجتہد المنظم والقرم العلیم والعالم المفخم المستجمع لمجموع العلم والحلم والزہادۃ والعبادۃ الحری بان ینثنی الوسادۃ للافادۃ اوحد الزمن جناب المولوی السید ابوالحسن عرف جناب مولوی سید ابو صاحب مدظلہ العالی مدی الایام واللیالی مقرظاً علی ہذہ الرسالۃ الغراء والعجالۃ البیضاء

باسمہ سبحانہ یہ رسالہ شریفہ اور مقالہ لطیفہ جو سلالۃ الانبیاء تتمۃ آثار نقدس شعار قرۃ الابصار وارث المجد والسودد عن ابائہ الکبار الباذل جہدہ فی ماینفع فی دار القرار سلیل المصطفین مولوی سید سبط حسین حرسہ اللہ وحماہ والی اعلی درجات الفقہ رقاہ نے مسئلہ تحریف قران میں بجواب سوال بعض مخالفین تحریر کیا ہی جواب شافی وکافی و وافی اور شبہات کا دافع ونافی ہی فجزاہ اللہ خیر الجزاء ونفع ووفقہ الشریعۃ البیضاء بالنبی وآلہ الاضواء سلام اللہ علیہم ملاء الارض والسماء وکتبہ

الاقل ابوالحسن تجاوز اللہ عن سوء فعالہ وقبائح اعمالہ

صورت ماکتبہ التحریر القمقام والبحر الطمطام والبارع العلام الفاضل الکامل والعالم العامل حسان اوانہ وسحبان زمانہ انطق من القطاۃ واصدق من الجوزاء ممتنع الاکفاء ومنقطع القرناء عمدۃ نسل آدم وحواء ماخذ الادباء المتاہلین ومرجع الشعراء والمتکلمین کلامہ اعلق من الدر بمقلب الحجر واحلی من التمر بالسعر البری عن المعائب سمی الامام الغائب اللوذعی الیلمعی جناب المولوی السید محمد مہدی دامت معالیہ وبورکت ایامہ ولیالیہ مقرظاً علی ہذہ الرسالۃ الغراء والعجالۃ البیضاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل القرآن وعلم البیان رداً للطغیان وناسخاً سالفة الادیان باقیاً علی حوادث الدہر وطوارق الحدثان والصلوٰۃ علی نبی الرحمۃ وسراج الامۃ الذی ہو اہدی من النیرین مخصص بقول انی تارک فیکم الثقلین وآلہ المصطفین مزیحین کل طخیتہ الضلال وعین العمایۃ ولعدفان الفاضل الکامل والبحر الحلاحل زبدۃ الاقران والاماثل حری بان تعقد علیہ الانامل الدائب فی تحصیل العلوم وتحقیقہا فی الملوین المولوی السید سبط حسین حرسہ رب المشرقین بانور النیرین قد صنف والف واوجز واعجز ووشی وحبر وسدد وحرر رسالۃ مسماۃ بالصفاح العقبان فی تبیان تحریف القرآن فاحیی فیہا الحق واماط الباطل واتاح کلاکل العفو علی المنازع والمجادل لان خلاف ما اثبتہ فیہا اقوی من جوف العیر واقفر من جوز القفار وکانہ الاستہلال فی اوایل النہار وقد رأیتہا وذریتہا اللہم بارک فی ذلک البناء وانعم علینا بالاہتداء وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم الطلبہ محمد مہدی

تمت

بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق ہشتم ماہ جون سنہ ۱۸۹۶ء بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ نزد سیہ گنج در مطبع اثنا عشری بحسن اہتمام کمترین خیر خواہ مومنین سید عابد علی مالک مطبع اثنا عشری طبع گردید

اطلاع

یہہ کتاب خاص مومنین شیعہ کے
واسطے
چھپی ہے حضرت اہلسنّت وجماعت
نہ خریدیں اور نہ دیکھیں۔
سید عابد علی عفی عنہ